91391- دلہا کے لیے حالت جنابت میں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنا جائز ہے

سوال

ہمارے علاقے میں سہاگ رات میں دخول کے بعد دلہن کا انتظار کرتے ہیں تا کہ اسے برکت کی دعا دیں، اور اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور اسی طرح مرد حضرات بھی دولہا کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اور غسل جنابت سے قبل باہر آتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے، یا کہ انہیں مبارکباد دینے والوں کا استقبال کرنے سے قبل غسل جنابت کرنا واجب ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ انہیں تیار ہونے کے لیے بہت وقت لگتا ہے، اور خاص کر دلہن کے لیے، اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

جنبی شخص کا مبارکباد دینے والوں کے استقبال کے لیے باہر آنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک راستہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے اور میں جنبی حالت میں تھا، لہذا میں وہاں سے کھسک گیا اور جا کر غسل جنابت کیا تو پھر واپس آیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا :

ابو ہریرہ تم کہاں تھے تو میں نے عرض کیا : میں جنبی تھا اس لیے میں نے آپ کے ساتھ بیٹھنا ناپسند کیا کہ آپ کے ساتھ حالت جنابت میں بیٹھوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" سبحان اللہ بلاشبہ مسلمان شخص نجس نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (283) صحیح مسلم حدیث نمبر (372).

لیکن اس کے لیے افضل اور بہتر ہے کہ وہ وضوء کرلے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ :

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے اور کھانا تناول کرنا چاہتے یا سونا چاہتے تو نماز جیسا وضوء کر لیتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (305).

اور اس لیے بھی کہ فرشتے جنبی شخص کے قریب نہیں آتے، جیسا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے :

" تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، اور خلوق خوشبو میں لتھڑا ہوا شخص، اور جنبی جب تک وضوء نہ کر لے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4180) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3522) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

خلوق خوشبو سے لتھڑا ہوا شخص : یعنی وہ شخص جس نے ایسی خوشبو استعمال کر رکھی ہو جس میں زعفران ملا ہوا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں رعونت اور عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے "

دیکھیں : فیض القدیر (325/3).

مزید آپ سوال نمبر (6533) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن یہ ہے کہ اس طرح کی قدیم اور پرانی عادات کے بارہ میں لوگوں کی راہنمائی کرنی چاہیے اور انہیں اسے چھوڑنے کا عادی بنا جائے کہ وہ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کریں اس طرح کے عمدا اجتماع میں دولہا اور دلہن کی شرم وحیاء کو ٹھیس پہنچتی ہے.

بلکہ اس سے بڑھ کر اس طرح کی حالت میں نفسیاتی بوجھ سا پڑتا ہے : کہ آدمی اور اس کی بیوی محسوس کرتے ہیں کہ رشتہ دار اور لوگ اس انتظار میں ہیں کہ وہ اپنے اس کام سے فارغ ہوں تا کہ لوگ انہیں مبارکباد دیں ؟!!

کیونکہ مبارکباد دینے کا وقت اتنا تنگ نہیں کہ ضرور اسی حرج والے وقت میں مبارکباد دی جائے؛ کیونکہ یہ مبارکباد تو رخصتی کے وقت بھی دی جا سکتی ہے، اور یا پھر ولیمہ میں یا سہاگ رات کے بعد، یا کسی دوسرے وقت، بلکہ اس وقت کو عمدا مقرر کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ خاوند اور بیوی کو اس بوسیدہ قدیم عادت کے مطابق ہی مبارکباد دی جائے، جس کی شریعت اسلامیہ میں کوئی دلیل تک نہیں ملتی، اور عقل سلیم میں بھی اس کی کوئی وجہ نہیں یا پھر محاسن اور آداب واخلاق بھی اس طرح کی عادت سمجھنے سے قاصر ہیں.

واللہ اعلم.